

زری پالیسی کمیٹی کے جمعہ 25 نومبر 2022ء کو منعقدہ اجلاس کی روداد

شرکا

جمیل احمد	چیئر پرسن
ڈاکٹر مرتضیٰ سید	ڈپٹی گورنر پالیسی
ڈاکٹر عنایت حسین	ڈپٹی گورنر (بینکاری اور ایف ایم آر ایم)
جناب ارشد محمود بھٹی	ایگزیکٹو ڈائریکٹر (بی پی آر جی)
جناب ندیم حسین	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
جناب فواد انور	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر نوید حامد	بیرونی رکن
ڈاکٹر حاند مختار	بیرونی رکن
ڈاکٹر ایس ایم تراب حسین	بیرونی رکن
جناب محمد منصور علی	کارپوریٹ سیکریٹری / ڈائریکٹر اوسی ایس

موجودہ معاشی حالات کا جائزہ اور مالی سال 23ء کے امکانات

- 1- زری پالیسی کمیٹی کو 10 اکتوبر 2022ء کے زری پالیسی فیصلے کے بعد معیشت کے کلیدی اظہاریوں میں پیش رفتوں کے متعلق آگاہ کرنے کے ساتھ ابھرتے ہوئے رجحانات کا جائزہ پیش کیا گیا۔
- 2- حقیقی شعبے کا عمومی جائزہ پیش کرتے ہوئے اسٹاف نے بتایا کہ بلند تعدد کے حامل معاشی اظہاریوں کا موصول ہونے والا ڈیٹا معاشی سرگرمی میں سست رفتاری کا عکاس ہے۔ اکتوبر 2022ء میں سال بسال بنیادوں پر گاڑیوں کی فروخت میں 42.0 فیصد کمی ہوئی، پیپٹرولیم مصنوعات کی فروخت 19.3 فیصد کم ہوئی اور ملکی سینٹ کی فروخت میں 15.5 فیصد کمی دکھائی دی۔ سیلاب سے پیدا ہونے والے تعطل میں بہتری کے سبب ماہانہ بنیادوں پر اکتوبر 2022ء میں حجم میں معمولی اضافہ ہوا۔ مزید برآں، اس بات کو مد نظر رکھا گیا کہ برآمدی نوعیت کے شعبوں کی مثبت کارکردگی کے باوجود مالی سال 23ء کی پہلی سہ ماہی میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی (ایل ایس ایم) 0.4 فیصد تک سکڑ گئی۔ اس سست رفتاری کو توانائی کی بلند لاگتوں، حالیہ سیلاب اور ملکی زری اور مالیاتی پالیسیوں کی سخت گیری کے مؤثر اثرات سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔
- 3- زرعی شعبے میں پیش رفتوں پر بحث کرتے ہوئے کہا گیا کہ وفاقی کمیٹی برائے زراعت کے تازہ ترین تخمینوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ سیلاب نے حالیہ سیزن کے لیے کپاس اور چاول کی فصلوں کو شدید متاثر کیا ہے۔ یکم نومبر 2022ء تک کپاس کی آمد گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 41 فیصد کم تھی۔ اس بات کو اجاگر کیا گیا کہ زرعی شعبے کی کمزور کارکردگی صنعت اور خدمات کے شعبوں کی پیداوار پر بھی اثر انداز ہوگی۔

4- منظر نامے کا خلاصہ بتاتے ہوئے کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ سیلاب کے اثرات کے متعلق حالیہ دستیاب معلومات کی بنیاد پر مالی سال 23ء میں حقیقی جی ڈی پی کی نمو تقریباً 2.0 فیصد رہنے کی توقع ہے۔ یہ کہا گیا کہ نمو کی پیش گوئی کی کے بعض خطرات پر منحصر ہے جو یہ ہیں: (i) بیرونی شعبے میں توقع سے زیادہ بگاڑ، خصوصاً اگر 2023ء میں عالمی کساد بازاری نمودار ہو، اور (ii) صنعت اور خدمات کے شعبوں کی توقع سے زیادہ سست رفتاری۔

5- زری مجموعوں میں حالیہ پیش رفتوں پر بحث کرتے ہوئے آگاہ کیا گیا کہ بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں کے سکڑنے کی وجہ سے 28 اکتوبر 2022ء تک زر وسیع کی نمو معتدل ہو کر 14.0 فیصد تک پہنچ گئی، جو بیرونی کھاتے پر دباؤ کی عکاس ہے۔ دوسری جانب، بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں میں مالی سال 23ء کے دوران بینکاری نظام سے خالص میزانی قرض گیری میں 23.5 فیصد توسیع ہوئی۔ واجبات کے لحاظ سے زیر گردش کرنسی کی سست رفتاری نے زر 2 کی نمو کو محدود کر دیا۔

6- مالیاتی پیش رفتوں پر بحث کرتے ہوئے عملے نے کمیٹی کو بتایا کہ مالی سال 23ء کی پہلی سہ ماہی میں مالیاتی خسارہ بڑھ کر جی ڈی پی کے 1.0 فیصد تک پہنچ گیا، جو مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں 0.7 فیصد تھا۔ اسی طرح، بنیادی فاضل گر کر جی ڈی پی کے 0.2 فیصد پر آگیا، جو مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں 0.3 فیصد تھا۔ یہ کہا گیا کہ مالیاتی توازن میں بگاڑ کو بنیادی طور پر غیر ٹیکس محاصل میں کمی اور بلند سودی ادائیگیوں سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ اس بات کو اجاگر کیا گیا کہ مالی سال 23ء کی پہلی سہ ماہی میں غیر ٹیکس محاصل کم ہو کر جی ڈی پی کے 2.6 فیصد پر آگئے، جو مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں جی ڈی پی کا 2.7 فیصد تھے، جبکہ مجموعی اخراجات بڑھ کر جی ڈی پی کے 3.6 فیصد پر آگئے جو مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں جی ڈی پی کا 3.4 فیصد تھے۔ مزید برآں، مالی سال 23ء کے ابتدائی چار مہینوں کے دوران ایف بی آر کے ٹیکس محاصل کی نمو 16.6 کی خاصی کم سطح پر آ گئی، جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 37.8 فیصد تھی۔

7- عالمی پیش رفتوں پر بحث کرتے ہوئے عملے نے کمیٹی کو بتایا کہ عالمی معیشت دباؤ میں ہے جس کی وجوہات یہ ہیں: (i) عالمی کساد بازاری کے بڑھتے ہوئے خطرات، (ii) بلند مہنگائی، (iii) ترقی یافتہ معیشتوں کی جانب سے شرح سود میں اضافہ اور، (iv) ابھرتی ہوئی / ترقی پذیر معیشتوں کے لیے بیرونی سیالیت کی بڑھتی ہوئی مشکلات۔ اس رجحان کی عکاسی مینوفیکچرنگ اور خدمات کے شعبوں دونوں کے پرچیزنگ منیجر اشاریوں (پی ایم آئی) سے ہوتی ہے۔ یہ بات کہی گئی کہ اجناس کی قیمتیں کم ہو رہی ہیں اور عالمی طلب میں متوقع سست رفتاری کے سبب اس رجحان کے برقرار رہنے کی توقع ہے۔ تاہم، اس بات کو اجاگر کیا گیا کہ اس زری کے باوجود اجناس کی عالمی قیمتیں ابھی تک کووڈ سے پہلے کی سطح کے مقابلے میں بلند ہیں۔ مزید برآں، فیڈرل ریزرو کی جانب سے شرح سود میں اضافے کا نتیجہ ابھرتی منڈیوں کی معیشتوں سے سرمائے کے اخراج اور ان ممالک کی کرنسیوں کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی مضبوطی کی صورت میں نکلا ہے۔ کمیٹی کو امکانات کے بارے میں بتایا گیا کہ عالمی نمو کے امکانات کمزور رہنے کی توقع ہے، جبکہ امید ہے کہ مہنگائی کا دباؤ بتدریج کم ہو جائے گا۔

8- ادائیگیوں کے توازن کے تازہ ترین رجحانات اور امکانات پیش کرتے ہوئے عملے نے بتایا کہ جولائی تا اکتوبر مالی سال 23ء کے دوران جاری کھاتے کا خسارہ 2.8 ارب ڈالر رہا، جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 5.3 ارب ڈالر تھا۔ جولائی تا اکتوبر مالی سال 23ء کے دوران گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں درآمدات میں کمی دیکھی گئی۔ اس کا سبب کم حجم تھا، جس نے بلند قیمتوں کے اثر کو زائل کر دیا۔ جولائی تا اکتوبر مالی سال 23ء کے دوران برآمدات میں نمو بھی سست ہو کر 1.1 فیصد پر آگئی جو مالی سال 22ء کی اسی مدت میں 24.9 فیصد تھی۔ اس رجحان سے عالمی معاشی سست رفتاری کی عکاسی ہوتی ہے جو برآمدی حجم اور قیمتوں دونوں پر اثر انداز ہو رہی ہے۔ اکتوبر 2022ء میں کارکنوں کی ترسیلات زر میں تمام راہداریوں سے کارکنوں کی ترسیلات میں وسیع البینا کی درج کی گئی۔ جاری کھاتے کے بعض اجزاء کے امکانات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا گیا کہ شرح سود میں پچھلے اضافوں، شرح مبادلہ میں کمی، عالمی اجناس کی قیمتوں میں متوقع کمی اور انتظامی / ضوابطی اقدامات کے مؤثر اثرات کی وجہ سے مالی سال 23ء کے بقیہ مہینوں میں درآمدات قابو میں رہنے کی توقع ہے۔ عملے نے کہا کہ عالمی معاشی سرگرمیوں کی سست رفتاری کے حالات میں برآمدات مالی سال 22ء میں حاصل کی گئی سطح کے مقابلے میں کم

رہنے کی توقع ہے کیونکہ بلند قدر اضافی کی ٹیکسٹائل کے حجم میں بھی بلند ترین سطح کے حصول کے بعد کی متوقع ہے۔ سیلاب سے نقصانات کے بعد چاول کی برآمدات میں بھی کمی متوقع ہے۔ مزید برآں، ملک میں بے یقینی اور بدلتے ہوئے عالمی معاشی امکانات کے حالات میں کارکنوں کی ترسیلات زر کی وصولیوں کے معتدل رہنے کی توقع ہے۔

9- مہنگائی کے رجحانات اور پیش رفتوں پر بحث کرتے ہوئے اس بات سے آگاہ کیا گیا کہ قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی ستمبر 2022ء کے 23.3 فیصد سے بڑھ کر اکتوبر 2022ء میں 26.6 فیصد (سال بسال) تک پہنچ گئی۔ مہنگائی میں اضافے کا بنیادی سبب بجلی کی قیمتوں میں ایندھن کی لاگت میں ردوبدل (ایف سی اے) کا معمول پر آنا ہے۔ اکتوبر 2022ء کے دوران شہری اور دیہی علاقوں میں توانائی کی مہنگائی میں بالترتیب 34.1 فیصد اور 36.9 فیصد (سال بسال) اضافہ ہوا۔ یہ بات نوٹ کی گئی کہ اکتوبر 2022ء میں قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی میں 4.7 فیصد اضافہ ہوا جبکہ ستمبر 2022ء میں 1.2 فیصد کمی ہوئی تھی۔ غذائی اور قوزی مہنگائی دونوں میں اضافے کا رجحان جاری رہا۔ یہ بات اجاگر کی گئی کہ توانائی کی لاگتیں اور ان کے دور ثانی اثرات قوزی مہنگائی میں حالیہ اضافے کو بڑھا رہے ہیں۔ مزید برآں، مہنگائی کی توقعات کے مستحکم ہونے کے قوزی مہنگائی کے حوالے سے مضمرات ہو سکتے ہیں اور آگے چل کر قوزی مہنگائی پر کڑی نظر رکھنا اہمیت کا حامل ہو گا۔

10- اکتوبر 2022ء میں غذائی مہنگائی میں اضافے کو بنیادی طور پر سیلاب کے نتیجے میں تلف پذیر اور غیر تلف پذیر غذائی اجزاء دونوں کی قیمتوں میں اضافے سے منسوب کیا گیا۔ اکتوبر 2022ء میں شہری اور دیہی علاقوں میں قوزی مہنگائی سال بسال بنیادوں پر بڑھ کر بالترتیب 14.9 فیصد اور 18.2 فیصد تک پہنچ گئی۔

11- امکانات پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے اس بات سے آگاہ کیا گیا کہ ایندھن کی قیمتوں میں ردوبدل میں استحکام، غذائی اجزاء کی بلند قیمتوں اور بڑھتی ہوئی قوزی مہنگائی کو مد نظر رکھتے ہوئے مالی سال 23ء میں قومی اوسط صارف اشاریہ قیمت مہنگائی 21 تا 23 فیصد کی حد میں رہنے کی پیش گوئی کی گئی ہے اور توقع ہے کہ مہنگائی میں مضبوطی برقرار رہے گی۔ یہ منظر نامہ بعض خطرات سے مشروط ہے۔ بڑھنے کے خطرات میں گندم کی امدادی قیمتوں میں اضافہ اور مہنگائی کی توقعات میں تبدیلی شامل ہیں، جبکہ کمی کے خطرات توقع سے زیادہ عالمی زری سختی، اضافی انتظامی اقدامات اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے کمی پر مشتمل ہیں۔

مالی منڈیاں اور ذخائر کا انتظام

12- زری پالیسی کے نفاذ کے متعلق کمیٹی کو آگاہ کرتے ہوئے عملے نے کہا کہ گذشتہ زری پالیسی اجلاس کے بعد سے شیعہ رپورٹ 15 فیصد کے ہدف کی نسبت اوسطاً 15.21 فیصد رہا، جبکہ بازار زر کے سودوں کے ذریعے سیالیت کے ادخالات میں معمولی اضافہ دیکھا گیا۔ تاہم، زری جائزے کی مدت کے حالیہ چکر میں بازار زر کے سودوں کی خالص اوسط یومیہ واجب الادا سطح بڑھ کر 5.59 ٹریلین روپے تک پہنچ گئی جو زری پالیسی کے پچھلے جائزے کی مدت کے دوران 5.49 ٹریلین روپے تھی۔ مزید برآں، یہ بات کہی گئی کہ نشانہ میعادوں میں ثانوی بازار کی یافتوں میں معمولی اضافے کا رجحان دیکھا گیا۔ اولین نیلامیوں میں مارکیٹ نے سہ ماہی ٹی بلز کے ہدف سے زیادہ رقم کی پیشکشیں کیں۔

13- عملے نے کمیٹی کو بتایا کہ آئی ایم ایف کے پروگرام کی بحالی کے باوجود پاکستان پورو بانڈ کی یافتیں اور سی ڈی ایس کا تفاوت بلند سطح پر رہا۔

14- اس بات سے آگاہ کیا گیا کہ زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں 2.7 فیصد کمی آئی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ ملک کے بیرونی کھاتے پر دباؤ اور ترقی یافتہ اور ابھرتی ہوئی معیشتوں دونوں کی کرنسیوں کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی مضبوطی ہے۔

ماڈل پر مبنی جانچ

15- عملے نے کمیٹی کو حالیہ ماڈل میں استعمال شدہ اہم مفروضات کے بارے میں آگاہ کیا۔ اس بات کی وضاحت کی گئی کہ مہنگائی کے لیے وسط مدتی امکانات کو ایندھن کی لاگت میں رد و بدل میں استحکام اور اس کے اثرات کی منتقلی، قوزی مہنگائی میں اضافے اور سیلاب کی وجہ سے رسدی زنجیر میں قفل کی روشنی میں اپڈیٹ کیا گیا ہے۔ عملے نے کمیٹی کو بتایا کہ وسط مدت میں کمی سے قبل مذکورہ عوامل کی وجہ سے کچھ مدت تک مہنگائی بلند سطح پر رہنے کی توقع ہے جس کی وجوہات یہ ہیں:

(i) پچھلی زری سخت گیری کا مکمل اثر، (ii) مضبوط منصوبہ بندی پر مبنی مالیاتی یکجائی، (iii) رسدی زنجیر کے مسائل کے حل ہونے کے نتیجے میں اجناس کی عالمی قیمتوں میں اعتدال، اور (iv) معاشی سست رفتاری۔

16- کمیٹی نے ہدف اور پیداواری فرق کی نسبت وسط مدتی مشروط مہنگائی کی پیش گوئی، اور وسط مدت میں مہنگائی کو 5 تا 7 فیصد کی حد میں لانے کے لیے ماڈل کی تجویز کردہ شرح سود کی راہ پر بھی بات چیت کی۔ اس تناظر میں کمیٹی نے حالیہ پالیسی موقف کی موزونیت پر بھی تبادلہ خیال کیا۔

17- بعد ازاں عملے نے مالی سال 23ء کے لیے تیل کی عالمی قیمتوں اور پاکستانی روپے کی قدر کے متعلق متبادل مفروضات کے تحت مہنگائی اور شرح سود کے راستے کے بارے میں تخمینے پیش کیے۔

زری پالیسی کے لیے اسٹیٹ بینک سروے کے نتائج

18- کمیٹی نے عملے کو آگاہ کیا کہ پچھلی لہروں کے مقابلے میں صارفین اور کاروباری اداروں دونوں کے اعتماد میں کسی حد تک بہتری آئی ہے، لیکن احساسات ابھی تک نشانیہ سطح سے نیچے ہیں۔ عملے نے کمیٹی کو بتایا کہ تازہ ترین لہر میں پر چیزنگ منیجر انڈیکس (پی ایم آئی) اور مینوفیکچرنگ شعبے کے لیے متوقع روزگار کے اشاریے میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ اگرچہ سروے کے تازہ ترین مرحلے میں صارفین اور کاروباری اداروں دونوں کی مہنگائی کی توقعات کے روایتی پیمانوں میں بہتری دیکھنے میں آئی ہے، تاہم یہ نتائج ابھی تک نشانیہ سطح سے نیچے ہیں اور ان سے مہنگائی کی توقعات میں اضافے کی کچھ علامات کی نشاندہی ہوتی ہے۔ کمیٹی نے مہنگائی کے سروے سے گہرے پیمانوں پر نظر ڈالی، جس میں اجرتوں کے اعداد و شمار کے ساتھ ساتھ توقعات کا پھیلاؤ شامل ہیں۔

19- بعد ازاں عملے نے زری پالیسی کمیٹی کو اسٹیٹ بینک کے علاوہ دیگر اداروں کے ”دیگر فورکاسٹرز کے سروے“ کے نتائج اور ان کی وسط مدتی مہنگائی کی پیش گوئیوں کے بارے میں آگاہ کیا۔ کمیٹی نے کہا کہ پیش گوئی کرنے والوں اور ماہرین کی اکثریت کو زری پالیسی کمیٹی کے حالیہ اجلاس میں اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ کے جوں کے توں رہنے کی توقع ہے، جبکہ وسط مدتی توقعات بڑھ چکی تھیں۔

زری پالیسی غور و خوض اور فیصلے کا ووٹ

20- زری پالیسی کمیٹی نے 9 میں سے 17 اراکین کے اکثریتی ووٹ کے ساتھ پالیسی ریٹ میں 100 بی پی ایس اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ ایک رکن نے پالیسی ریٹ میں 50 بی پی ایس اضافہ کرنے، جبکہ دوسرے نے پالیسی ریٹ کسی تبدیلی کے بغیر برقرار رکھنے کے حق میں ووٹ دیا۔

فصلے:

- پالیسی ریٹ میں 100 بی پی ایس اضافہ کیا جاتا ہے۔
- زری پالیسی بیان، نومبر 2022ء کی منظوری دی جاتی ہے۔